مولانا محمد اسحٰق حقانی*

مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات

ایک عظیم علمی و تاریخی دستاویز

ڈائری (Diary) انگریزی زبان کا لفظ ہے، جسے اردو میں "روزنامچہ" اور عربی میں المذکرة الیومیة کہا جاتا ہے۔ ڈائری دراصل کسی شخص کے ان احوال و واقعات، احساسات و مشاہدات اور حاصلِ مطالعہ کا مجموعہ ہوتا ہے جنہیں وہ روزانہ تاریخ وار تحریر کرتا ہے۔ اسکے ذریعے وہ نہ صرف اپنی ذات اور گردوپیش کی ایک مختصر سی تاریخ مرتب کرتا ہے بلکہ وہ اس کے افکار و نظریات اور خیالات کا ترجمان بھی ہوتا ہے۔

ڈائری چونکہ لکھنے والے کی اپنی ذاتی زندگی کی خوشی غمی اور نشیب و فراز کی کہانی ہوتی ہے، یا اس کے احساسات و افکار اور تجربات کا نچوڑ ہوتا ہے جو اُس کے نظریہ و رجحان کی عکاسی کرتا ہے، اس لئے عمومی طور پر یہ ایک خالص ذاتی (private) قسم کی چیز سمجھی جاتی ہے جس کا دائرہ صرف اسی کی حد تک محدود ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ چونکہ وہ اسے ایک معتمد اور ہمدرد ساتھی سمجھ کر بے دھڑک اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے اور اسے وہ کسی اور کے لئے نہیں بلکہ صرف اپنے لئے تحریر کرتا ہے اسی لئے یہ تصنّع اور تکلّف سے یکسر خالی ہو کر سادہ اور خالص بے تکلّف لب و لہجہ میں ہوتا ہے۔ بقولِ مولانا عرفان الحق حقانی زید مجدہم:

"ڈائری یا روزنامچہ محققین کے نزدیک عرفان ہستی کا یومیہ زائچہ ہوتا ہے جو کہ ہر قسم کے تصنع، ملمع کاری، بناوٹ اور نمود و نمائش سے پاک ہوتا ہے۔ اسے خالص تاریخ بھی کہا جا سکتا ہے جس میں ایک فرد نہ صرف اپنی ذات کا حساب و کتاب رکھتا ہے بلکہ اپنے عہد، اپنے معاشرے، اپنے زمانے کی تاریخ، معاشرت، تمدنی حوادث، آفات و واقعات اور سانحات کا دفتر بھی محفوظ کرتا ہے، عموماً روزنامچہ اشاعت کی غرض سے نہیں لکھا جاتا...... ڈائری کی بنیادی خواص میں جزئیات نگاری، نکتہ رسی، بے ساختگی، برجستگی، شگفتگی، بے تکلفی شامل ہے، جب کسی روزنامچہ نگار کو یہ معلوم ہو کہ اس کی تحریر کوئی اور پڑھے گا تو پھر یہ تمام خصوصیات رخصت ہو جاتی ہیں"۔ (۱)

ڈائری کی تاریخ:

ڈائری کی تاریخ درحقیقت اتنی ہی پرانی ہے جتنی قلم و قرطاس اور کتابت کی؛ کیونکہ جب سے انسان نے سیکھ کر لکھنا شروع کر دیا ہے، بدیہی طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس نے حالات و واقعات کو بھی

---

* شریک دورہ حدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ

قلمبند کرنے کی سعی کی ہوگی۔ بالفاظِ دیگر ڈائری کی ابتداء وہاں سے ہوتی ہے جہاں سے تاریخ مرتب ہونا شروع ہوا ہے بلکہ شاید تدوینِ تاریخ سے بھی پہلے؛ کیونکہ عام طور پر تاریخ کی ترتیب و تدوین کیلئے بھی ڈائری، روزنامچے اور یاداشتوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ بائبل وقتوں میں حکومتیں اکثر اہم واقعات کا ریکارڈ رکھا کرتی تھیں۔ یونانیوں نے ایک ایسی کتاب ترتیب دی جسے "افیمیر ائڈس" کہتے تھے اور جس میں ستاروں اور سیاروں کی روزمرہ گردش کا ریکارڈ رکھا جاتا تھا۔ یونان کو فتح کرنے والے رومیوں نے ان کتابوں کو استعمال کیا اور اس کی افادیت کو بڑھانے اور اسے زیادہ علمی بنانے کیلئے لوگوں کی دلچسپی کے حامل روزمرہ واقعات بھی ان میں درج کردیئے۔ وہ انہیں ''دیاریئم'' کہتے تھے جو لاطینی لفظ ''ڈائس'' بمعنی ''دن'' سے مشتق ہے"۔ (۲)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزہ شق القمر پیش کیا تو مالا بار (موجودہ سری لنکا) کا راجہ جو اس زمانے میں ''زمون'' یا ''سامری'' کے نام سے مشہور تھا اور خاندان ''پلویا'' سے تعلق رکھتا تھا، اس نے یہ معجزہ دیکھ کر اس عجیب واقعہ کے متعلق تحقیق وتفتیش شروع کی اور اس واقعہ کو بطورِ یاداشت سرکاری روزنامچہ میں درج کرایا۔ (۳)

اسلامی تاریخ میں ہمیں اپنے اسلاف میں امام شافعیؒ کے روزنامچے کا ذکر ملتا ہے جس میں وہ اپنے حج اور دیگر علمی اسفار کے احوال رقم فرمایا کرتے تھے۔

ماضی قریب کے روزنامچوں میں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی ''کاروان زندگی'' اور مذکرات سائح فی الشرق العربی، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کا "احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن"، مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ کی ''ڈائری''، شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی ''آپ بیتی''، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کا ''نقشِ حیات''، مولانا ماہرالقادری کے فن پارے ''روزنامچے'' کے نام سے علمی اور ادبی حلقوں میں معروف ہیں۔ (۴)

"مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات:

ڈائریوں کے اس تاریخی تسلسل میں ایک نئے عظیم باب کا اضافہ ''مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات'' کی صورت میں ہوا ہے جو ابھی حال ہی میں منصۂ شہود پر آ کر جلوہ افروز ہوا ہے۔

استاد گرامی قائد امت زعیم ملت استاذ العلماء والمجاہدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کی ذات گرامی کوئی محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ کی ذات کے تعارف میں پڑنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ کی شخصیت کا شہرہ اس وقت چار دانگ عالم میں پھیلا ہوا ہے، اور آپ کی

علمی اور قومی و ملی خدمات کی پوری ایک دنیا معترف ہے۔آپ انتہائی جامع اور ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں، آپ بیک وقت عظیم محدّث، محقق، مدرّس، سیاسی زعیم اور مفکّر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جہاں دیدہ شخصیت بھی ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں طالبانِ علوم دینیہ آپ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کر کے اپنی علمی پیاس بجھا چکے ہیں اور بجھا رہے ہیں۔علمی میدان میں کمال عروج پر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک منجھے ہوئے سیاسی زعیم اور قائد بھی ہیں۔ پوری امت مسلمہ بلکہ مغربی دنیا بھی آپ کی بصیرت افروز تجاویز و آراء کی روشنی میں اپنے لئے راہ عمل متعین کرتی ہے۔آپ کا قلبِ سلیم امت مسلمہ کی مظلومیت اور بے بسی کیلئے ہمہ وقت فکر مند رہتا ہے۔

لیکن ان جملہ اوصاف و خصائل کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک کہنہ مشق ماہر ادیب اور کامیاب مصنف بھی ہیں۔آپ کی سلیس، شستہ اور ٹھوس تحریر اردو ادب کی بلندیوں کو چھوتا ہے۔اب تک علمی اور تاریخی موضوعات پر آپ کی بیسیوں کتب منظر عام پر آ کر اہل علم و قلم سے دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں جن میں بعض دس دس جلدوں پر مشتمل ہیں۔معروف مفکر اور سکالر مولانا زاہد الراشدی صاحب نے آپ کو اپنے ان تین معاصر بزرگوں میں شمار کر کے رشک کا اظہار کیا ہے جو تحریری محاذ پر مستند معلومات اور تاریخ کا ایک بڑا ذخیرہ مرتب کر کے نئی نسل کے حوالے کر رہے ہیں۔(۵)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت والا کی شخصیت اور خدمات پر روشنی ڈالنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔اس کیلئے مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کا قلم اور حوصلہ چاہئے جنہوں نے "مولانا سمیع الحق، حیات و خدمات" دو ضخیم جلدوں میں مرتب کر کے واقعتاً اس کام کا حق ادا کر دیا ہے۔

مذکورہ بالا کتاب ''مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات'' دراصل استاد محترم کی بچپن سے جوانی کے دور تک کی خودنوشت (Manuscript) ڈائریوں کا مجموعہ ہے، جو دو حصوں پر مشتمل ہے:

پہلا حصہ:

یہ حضرت مولانا مدظلہم کی ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۷ء تک اور ۱۹۸۳ کے ۲۹ سالہ تحریر کردہ ڈائریوں پر مشتمل ہے، جن میں آپ نے مختلف احوال تاریخ وار رقم فرمائے ہیں، مثلاً:

- ☆ خاندان کے مختلف قسم کے احوال جیسے: خوشی، غمی، تولد، نکاح، شادی، بیماری و وفیات وغیرہ۔
- ☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ کے اسفار حج اور دیگر علمی، تبلیغی اور سیاسی اسفار کی تفصیلات اور تاریخی خطوط۔
- ☆ خود مولانا کے ذاتی چھوٹے بڑے اسفار کی روئیداد۔
- ☆ استاد محترم کے زیر مطالعہ رہنے والی عربی، اردو کتب اور رسائل و مجلّات کا ذکر اور ان پر جامع پر مغز تبصرے۔

☆ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مختلف احوال وکوائف جیسے: امتحانات، سالانہ بجٹ، تعمیری منصوبہ جات اور علمی وروحانی ارتقائی مراحل کا ذکر۔
☆ دارالعلوم کے اہم اجتماعات خصوصاً سالانہ جلسہ دستار بندی کی تقاریب کی تفصیلی کارگزاری۔
☆ جامعہ میں مختلف علماء وزعماء اور وفود کی آمد اور دارالعلوم کے بارے میں انکے نیک تاثرات کا ذکر جن میں اکابر علماء، اساطین علم وعرفان، سیاسی زعماء اور قومی وبین الاقوامی مشاہیر شامل ہیں۔
☆ شیخ الحدیثؒ کے خطابات، مواعظِ جمعہ اور دروس کے بعض اہم اقتباسات۔
☆ اکابر علماء اور قومی وملی مشاہیر کی وفات بقید تاریخ اور ان کے بارے میں تعزیتی جلسے اور شیخ الحدیثؒ کے تاثرات۔
☆ ملکی اور بین الاقوامی حالات پر جاندار تبصرے اور سیاسی اتار چڑھاؤ کی تفاصیل، جن سے بعض تاریخی واقعات کی حقیقت سمجھنے میں بھی بڑی مدد ملتی ہے۔

ان احوال وواقعات کو پڑھ کر جہاں حضرت شیخ الحدیثؒ کی عظمت وبلندی اور قومی وملی خدمات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے وہاں مولانا سمیع الحق صاحب کے مطالعاتی ذوق، علمی مصروفیات، فکری رجحانات اور اکابرین امت کے ساتھ عقیدت ومحبت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ اللہ کرے کہ درمیان میں رہ جانے والے سالوں اور ۱۹۸۳ء کے بعد کے سالوں کی ڈائری بھی طبع ہو کر منظر عام پر آجائیں، آمین۔

دوسرا حصہ:

دوسرا حصہ ان علمی، تاریخی، ادبی اور معلوماتی مواد کا مجموعہ ہے، جو حضرت نے دورانِ مطالعہ منتخب کئے تھے۔ ان میں خوبصورت مطلب خیز عربی، فارسی اور اردو اشعار اور قصائد ومرثیات، اہل علم کے مفید اقوال اور تاریخی سبق آموز واقعات شامل ہیں۔ بعض علماء ومصنفین کے مختصر احوالِ زندگی اور کتب کے مفید اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ نیز مولانا صاحب کے اپنے قلم سے تحریر کردہ دلچسپ اور مفید مضامین بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہے، اور دلچسپ امر یہ کہ یہ سب کچھ باحوالہ ہے۔

بلاشبہ یہ بکھرے ہوئے موتیوں کا ایک اچھا مجموعہ اور ہزاروں صفحات کا نچوڑ اور عطر کشیدہ ہے۔ اہل علم کیلئے خاصے کی چیز ہے۔

اس مفید مجموعہ کے مطالعہ سے استاد محترم کی دقت علمی کا پہلو بھی نکھر کر سامنے آتا ہے کہ آپ کس قدر کثیر المطالعہ شخصیت ہیں، بلکہ صرف کثیر المطالعہ ہی نہیں، سریع المطالعہ بھی ہیں کہ اتنی کم عمری میں اس قدر مطالعہ اور علمی ذوق وشوق کسی کسی کے حصے میں آتا ہے۔ بقولِ حضرت الاستاذ مولانا عبدالحلیم المعروف دیر بابا جی مدظلہم: ''اگر آپ کسی دن ڈھیر ساری کتب مولانا کے سامنے رکھ کر انکا مطالعہ کرنے کو کہیں تو اگلے دن نہ صرف مولانا ان کے مطالعہ سے فارغ ہو چکے ہوں گے بلکہ ان کا خلاصہ بھی فر فر بیان کریں گے''۔

الحاصل بظاہر تو یہ استاد محترم کی روزمرہ کی خودنوشت ڈائری ہے لیکن درحقیقت یہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، استادمحترم مولانا سمیع الحق اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی ایک مکمل تاریخی دستاویز ہے۔ اس لئے مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم کی یہ امید کہ: "اس ڈائری کی مدد سے دارالعلوم حقانیہ کی سال بہ سال تاریخ مرتب کی جاسکتی ہے"(۶) اور مولانا عرفان الحق حقانی مدظلہ کا یہ عزم کہ: "اس ڈائری سے ہم مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کے سیاسی جدوجہد کے مراحل نکال کر "مولانا عبدالحق کی سیاسی ڈائری" کے عنوان سے مرتب کرنا چاہتے ہیں۔" بالکل بجا اور درست ہے، اور یہ ڈائری اس کے لئے بنیاد فراہم کرسکتی ہے، بلکہ احقر کی رائے میں تو پاکستان کا کوئی بھی مذہبی یا سیاسی تاریخ دان اس سے استفادہ کئے بغیر اپنی تاریخ مکمل نہیں کرسکتا کہ یہ اس کے لئے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

عام طور پر اس قسم کی ڈائریؤں کو منظر عام پر لانے سے گریز کیا جاتا ہے کہ یہ ذاتی چیز ہوتی ہے۔ مولانا صاحب کے الفاظ میں: " پیش نظر کتاب زندگی کی بکھری ہوئی کہانی اور پراگندہ افکار واحساسات کا مجموعہ ہے، جسے عموماً ماضی کی بے رحم صبح وشام میں دفن کر دیا جاتا ہے اور جسے سرعام بے نقاب ہوجانے سے گریز کیا جاتا ہے کہ اپنی خلوت میں غیروں کے جھانکنے سے کسی بھی حساس طبیعت کو جھجک محسوس ہوتی ہے۔ اپنی شب وروز اور نجی زندگی کی خلوتوں کو غیروں کی جلوت بنانا کون سی عقلمندی ہے؟ "(۷)

لیکن یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ فاضل مرتب مولانا عرفان الحق صاحب اس کی اشاعت کی اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے اور استادمحترم نے بھی وسعت ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے افادہ عام کو پیش نظر رکھ کر اس کی اجازت مرحمت فرمائی، فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ منا احسن الجزاء

اخیر میں احقر بارگاہِ رب العزت میں اس دعا کی قبولیت کی درخواست کرتا ہے جسے استادمحترم دامت برکاتہم نے احقر کی درخواست پر کتاب کے شروع میں آٹوگراف کے طور پر تحریر فرمائی:

" اللہ تعالیٰ ان مصروفیات اور ڈائری کی صورت میں اپنے علمی اور عملی مشاغل ڈالنے کی توفیق دے ___ سمیع الحق" (آمین ثم آمین)

حوالہ جات:

(۱) مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات، عنوان: عرض مرتب، ص:۶۰

(۲) ملاحظہ ہوں: http://wol.jw.org/ur/wol/d/r109/lp-ud/102001570

(۳) فتوح الہند از مفتی محمد شفیع، ص:۹، مطبوعہ: ادارۃ المعارف کراچی

(۴) مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات، عنوان: عرض مرتب، ص:۶۰

(۵) ملاحظہ ہوں: تین معاصر بزرگوں کے تصنیفی کارنامے، کالم نگار: مولانا زاہد الراشدی، مطبوعہ: روزنامہ اسلام، ۲۲ نومبر ۲۰۱۰ء، نیز کالم پڑنے کیلئے دیکھئے: http://zahidrashdi.org/518

(۶) ماہنامہ القاسم، خالق آباد نوشہرہ، ذی قعدہ ۱۴۳۷ھ بمطابق ستمبر ۲۰۱۶ء، عنوان: ساعتے با اہل حق، ص:۸۲

(۷) مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات، عنوان: پیش لفظ، ص:۵۷